

تقدیر کی تین قسمیں

اور کہتے ہیں کہ انسان کو کچھ اختیار نہیں، وہ جبریہ فرقہ کہلاتا ہے، یعنی انسان ہر کام مجبوراً کرتا ہے، اس کو نہ کوئی اختیار ہے اور نہ یہ اپنے ارادے سے کرتا ہے، یہ بھی گمراہ فرقہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک حد تک اختیار دے کر اسے مکلف بنا دیا ہے۔ جس کی بنا پر اسے قانون کا پابند کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ اختیار نہ ہوتا انسان پتھر کی طرح جلد ہوتا اور اس سے کوئی باز پرس بھی نہ ہوتی۔ لیکن انسان مختار مطلق بھی نہیں ہے کہ جو چاہے کرتا پھرے اور اس سے کوئی باز پرس نہ ہو۔ نہیں بلکہ انسان کا اختیار محدود ہے جس سے آگے وہ نہیں جاسکتا۔ جہاں قانون کی پابندی کی ضرورت ہے وہاں تو اللہ نے اختیار دے دیا ہے تا کہ انسان اپنی مرضی اور ارادے سے قانون کی پابندی کرے یا اس کا انکار کر دے۔ اسی بنا پر انسان مکلف ہے اور قانون کی پابندی یا عدم پابندی کر کے ہی وہ جزا یا سزا کا مستحق بنتا ہے۔ البتہ اگر کسی جگہ اضطرار کی حالت پیدا ہو جائے تو وہاں مواخذہ نہیں ہوگا۔ مثلاً کوئی شخص رعبہ کا مریض ہے اور اسے اپنے ہاتھوں پر کنٹرول حاصل نہیں۔ اگر ایسی حالت میں اگر اس کے ہاتھ سے کوئی برتن وغیرہ گر کر نوٹ جاتا ہے تو اس کا مواخذہ نہیں ہوگا یا اس کا ہاتھ کسی دوسرے کو لوگ جاتا ہے تو اس کی مجبوری کی بنا پر اس سے انتقام نہیں لیا جائے گا۔ اور اگر کوئی شخص اراداً برتن توڑتا ہے یا کسی دوسرے شخص پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ قاتل مواخذہ سمجھا جائے گا۔ بہر حال انسان نہ تو مختار مطلق ہے اور نہ ہی مجبور محض۔ اللہ نے اسے ایک خاص حد تک اختیار دیا ہے جسے وہ اپنی مرضی اور ارادے سے استعمال کرتا ہے اور اسی پر اس کی جزا یا سزا کا دارومدار ہے۔

چین اور بھارت مسلم علیحدگی پسندوں کے خلاف تعاون کریں گے

نئی دہلی (اے پی) چین اور بھارت نے مسلم علیحدگی پسند تحریکوں کو کچلنے کے لیے ایک دوسرے سے تعاون پر اتفاق کیا ہے۔ یہ بات نئی دہلی میں چین کے سفیر ٹو کاگ نے کسی۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر دونوں ملکوں کے درمیان گروپ کے آئندہ اجلاس میں بات ہو سکتی ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ اپریل ۲۰۰۰ء)

محدثین کرام تقدیر کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں۔ پہلی تقدیر کتابی ہے جو کہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ گویا لوح محفوظ علم الہی کا ایک منظر ہے، امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ لوح سے مراد ایسی تختی نہیں جو ہمارے تصور میں ہے بلکہ یہ ایک ایسی لوح ہے جس کی حقیقت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا مگر ہے ضرور اور اس میں ہر چیز محفوظ ہے۔ آپ مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں کہ ایک حافظ قرآن کے دماغ میں قرآن پاک اول تا آخر محفوظ ہوتا ہے لیکن اگر اس کے دماغ کا آپریشن کیا جائے تو وہاں گوشت، خون اور رگوں کے سوا قرآن کا ایک حرف بھی نظر نہیں آئے گا۔ اسی طرح لوح محفوظ میں ہر چیز درج ہے جو اللہ کے علم تفصیلی کا ایک نمونہ ہے۔ اللہ نے کائنات کی تخلیق سے پہلے ہی ہر چیز لوح محفوظ میں درج کر دی تھی۔

تقدیر کی دوسری قسم تقدیر ارادی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان میں اول سے آخر تک جو بھی چیز ظاہر ہو رہی ہے یا جو آئندہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادے سے واقع ہوتی ہے۔

اور تیسری قسم تقدیر علمی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز کو ازل میں جانتا تھا، آج بھی جانتا ہے اور آئندہ بھی جانتا رہے گا۔ اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فلاں چیز کا علم نہیں تو وہ کافر سمجھا جائے گا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب کوئی چیز ظاہر ہوتی ہے تو اس وقت اللہ کو علم ہوتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے علم تفصیلی کے منکر ہیں اور قطعی کافر ہیں۔ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کتابی اور تقدیر ارادی کے منکر ہیں اگر ان کا انکار کسی تکوین کی بنا پر ہے تو گمراہ ہیں اور اگر وہ سرے سے ہی انکار کرتے ہیں تو پھر کافر ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ توحید رسالت، بعث بعد الموت اور تقدیر پر ایمان نہیں لاتا اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے وَاللّٰہِی قَدَرٌ فٰہِشٰی (الاعلیٰ - ۳) خدا تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے کائنات کی ہر چیز کا اندازہ ٹھہرایا۔ اور پھر اس کے لیے ہدایت کا انتظام بھی فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی صفات کمالہ میں سے ایک صفت تقدیر بھی ہے۔ تقدیر کے جو منکرین یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ ہم تمام اعمال اپنی مرضی سے انجام دیتے ہیں۔ وہ قدریہ فرقہ کہلاتا ہے۔ یہ فرقہ دوسری صدی میں پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے برخلاف جو لوگ انسان کو پتھر کی طرح مجبور محض سمجھتے ہیں